روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ہفتہ 8۔اکتوبر 2016ء 6 محرم 1438 ہجری 8۔اخاء 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 229

## سیرت حسینؓ کا خلاصہ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ عالم و فاضل، بہت روزہ رکھنے والے بہت نمازیں پڑھنے والے، حج کرنے والے صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنہ کثرت سے بجالانے والے تھے۔انہوں نے کئی حج کئے۔

(اسد الغابہ جلد2صفحہ20ابن اثیر جزری)

# محرم کے ایام میں بکثرت درود بھیجنے کی نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

’’آج کل محرم کے دن ہیں۔اس سلسلے میں ایک بڑی ضروری بات میں جماعت کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ ہر عاشق کو ایک روحانی تعلق ہونا چاہئے۔ یہ جو اختلافی مسائل ہیں یہ بالکل اور بات ہے۔لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے اہل بیت سے عشق، یہ بالکل اور معاملہ ہے۔ یہ ایک لافانی مسئلہ ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔اس لئے جماعت احمدیہ اس طرف خاص توجہ کرے اور ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر بکثرت درود بھیجے۔کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی جسمانی اولاد آپؐ کی روحانی اولاد بھی تھی، صرف جسمانی اولاد نہیں تھی۔اس لئے نوٌر علیٰ نور کا منظر نظر آتا ہے۔حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ اور باقی بہت سے ائمہ جو آپؐ کی نسل سے بعد میں پیدا ہوئے بہت بڑے بزرگ تھے اور عظیم الشان روحانی مصالح کو سمجھنے والے، صاحب کشف والہام تھے......۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے عشق اور آپؐ کے اہل بیت کے عشق میں ہم آگے ہیں، پیچھے نہیں ہیں۔ یہ بات جماعت کو نہیں بھلانی چاہئے۔یہی بات حضرت مسیح موعود نے ہر جگہ لکھی، فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است　　　خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

کتنا عظیم الشان محبت کا اظہار ہے۔

جو صحیح معنوں میں آل محمدؐ ہیں، ان میں اہل بیت بھی ہیں اور غیر اہل بیت بھی ہیں۔اس بات کو بھی نہیں بھلانا چاہئے ایسے اہلِ بیت بھی ہیں جن کا خاندانی لحاظ سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا، کوئی رشتہ نہیں تھا لیکن روحانی اہلِ بیت تھے۔ان کو چھوڑ کر اہل بیت سے محبت نہیں کرنی بلکہ ان کو شامل کر کے اہل بیت سے محبت کرنی ہے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپؐ کی صلبی اولاد میں سے تو نہیں ہیں۔ان میں سے ایک بھی نہیں۔لیکن روحانی طور پر اہلِ بیت اور بہت اعلیٰ مقام کے اہل بیت۔ اسی طرح حضرت سلمان فارسیؓ ہیں ان کو حضور اکرمؐ نے مخاطب کر کے فرمایا۔ **سلمان منا اهل البيت** (کنز العمال جلد6 صفحہ 176) کہ سلمان ہمارا ہے، اہل بیت میں سے ہے۔حالانکہ ان کی نسل ہی مختلف تھی۔وہ عجمی تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم عربی تھے اور عمر کے لحاظ سے بھی غالباً وہ حضورؐ کی اولاد نہیں ہو سکتے......۔

لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے انہیں یہ خطاب خود عطا فرمایا ہے اور اگر آپؐ کسی کو ایک خطاب دے دیں تو دنیا میں کوئی اسے چھین ہی نہیں سکتا۔

......اس نسبت کو بھی ملحوظ رکھ کر کثرت سے درود پڑھنے چاہئیں اور حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دیگر صحابہؓ کو بھی اس درود میں شامل کرنا چاہئے بطور روحانی اہل بیت کے۔‘‘

(الفضل 25 مئی 1983ء)

## نماز میں دعا کے سات مواقع

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

’’جب انسان ایمان لاتا ہے تو اس کا اثر اس کے جوارح (اعضاء) پر بھی پڑنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان کے لئے تعظِیم لِامراللہ (اللہ کے حکم کی عظمت) کا لحاظ ہو اِس لئے فرمایا وَ یُقِیمُوْنَ...... متّقی وہ لوگ ہوتے ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں کیونکہ نماز اللہ کے حضور حاضر ہونے کا موقع ہے مومن کو چاہئے کہ نماز کو اسی طرح پر یقین کرے۔ اِبتداء نماز سے جب اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے اور کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے تو گویا دُنیا اور اس کی مشیخیوں (غرور، شیخی، گھمنڈ) سے الگ ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ہی سروکار رکھتا ہے پھر اپنے مطالب و مقاصد بیان کرے۔ نماز میں قیام، رکوع، سجدہ اور سجدہ سے اُٹھ کر پھر دوسرے سجدہ میں اپنے مطالب بیان کر سکتا ہے پھر التّحیات میں صلوٰۃ اور دُرود کے بعد دعا مانگ سکتا ہے۔ گویا یہ سات موقعے دعا کے نماز میں رکھے ہیں‘‘۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

## داخلہ ایم ایس سی میتھ

نصرت جہاں کالج ربوہ میں MSc Mathematics کلاسز میں داخلہ کا آغاز ہو چکا ہے۔خواہشمند طلباء وطالبات نصرت جہاں کالج (دارالرحمت) سے داخلہ فارمز حاصل کر سکتے ہیں۔ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 15/اکتوبر 2016ء ہے۔

**نوٹ:** بی ایس سی میں کم از کم 45% فیصد نمبر اور Math A اور Math B کے کورسز پڑھے ہونے چاہئیں۔

Email:info@njc.edu.pk

فون نمبر: 0476213405

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 6 روپے

13

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

## بیت السلام کا افتتاح اور خطاب۔عمائدین کے ایڈریسز اور عام ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

### 6 ستمبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر پینتالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطوط، رپورٹس اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

## احباب سے ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق دس بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 87 افراد اور 42 افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے دوران ملاقات حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرینکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ، جرمنی کی 33 مختلف جماعتوں اور شہروں سے فیملیز اور احباب اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے پہنچے تھے۔

علاوہ ازیں پاکستان، یوگنڈا اور اٹلی سے آنے والی فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## بیت السلام کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق Iserlohn شہر میں بیت السلام کے افتتاح کی تقریب تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو بجکر پینتالیس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔فرینکفرٹ سے Iserlohn کا فاصلہ 203 کلومیٹر ہے۔قریباً سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد پانچ بجے ہوٹل Campos Garden میں تشریف آوری ہوئی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بیت کے افتتاح کی تقریب کے حوالہ سے یہاں محدود وقت کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے بیت السلام کے لئے روانہ ہوئے۔ جب حضور انور ہوٹل سے روانہ ہوئے تو پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔ دس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر چالیس منٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السلام ورود مسعود ہوا۔

مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، جوان بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا اور اپنے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں اپنے آقا کا استقبال کیا۔ احباب جماعت والہانہ انداز میں نعرے لگا رہے تھے اور بچے بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کر رہے تھے۔

لوکل صدر جماعت مکرم ناصر صادق صاحب اور مربی سلسلہ مکرم سلمان شاہ صاحب اور مکرم عظمت علی شاہ صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندرونی حصہ میں تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس بیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

## افتتاحی تقریب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی کے اندر تشریف لے آئے جہاں بیت السلام کے افتتاح کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم صہیب احمد صاحب نے کی اور محمد سلطان صاحب نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

## امیر صاحب کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی نے اس شہر کے تعارف میں بتایا۔شہر Iserlohn جرمنی کے ایک خاص علاقہ Ruhrgebiet کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شہر کی بنیاد 1237ء میں رکھی گئی۔آج اس شہر کی آبادی 96 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ شہر پروٹسٹنٹ چرچ کے مغربی علاقہ کا مرکز ہے۔ یہاں پر مختلف قوموں کے لوگ اکٹھے رہتے ہیں۔ سب کی اپنی اپنی عبادت گاہیں ہیں اور یہاں پہلے سے مسلمانوں کی تین مساجد موجود ہیں اور جماعت احمدیہ کی یہ پہلی بیت ہے۔

جماعت کے قیام کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا کہ اس شہر میں جماعت کا آغاز 1982ء میں ہوا اور 1992ء میں باقاعدہ جماعت کا نام Iserlohn جماعت رکھا گیا۔ اب تک جماعت مختلف کمرے اور ہال کرایہ پر لے کر جماعتی پروگراموں کا انعقاد کرتی تھی۔ اب یہاں جماعت کی تجنید 110 افراد پر مشتمل ہے۔امیر صاحب نے بتایا کہ جتنا ہجوم آج یہاں ہے اتنا عام طور پر کبھی نہیں ہوگا۔ ٹریفک میں بھی کبھی مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔

امیر صاحب نے بتایا کہ جماعت یہاں شہر کے لوگوں کی خدمت کے لئے کام کر رہی ہے۔ نئے سال کے شروع میں وقار عمل کیا جاتا ہے۔شہر کی صفائی کی جاتی ہے۔ اسی طرح Inter Religious Dialogues کے پروگرام شامل ہیں۔ امیر صاحب نے بتایا کہ بیت کے لئے اجازت نامہ کا حصول، قطعہ زمین کی خرید اور تعمیر کا پراسس آسان کام نہ تھا۔ بہت سی مشکلات اور روکیں تھیں جس کے لئے شہر کی انتظامیہ سے بہت سی ملاقاتیں اور میٹنگز کی گئیں اور لوگوں کے خوف دور کئے گئے۔اس بارہ میں امیر صاحب کی پادری اور مختلف چرچ کے نمائندگان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے بیت کی تعمیر کے حوالہ سے جماعت کی مدد کی۔

بیت کے اعداد و شمار کے حوالہ سے امیر صاحب نے بتایا بیت کے لئے یہ قطعہ زمین 2009ء میں دیکھا گیا اور نومبر 2010ء میں اس کا معاہدہ ہوا۔ یہ قطعہ زمین 1615 مربع میٹر ہے اور 96 ہزار 745 یورو میں خریدا گیا۔ 9 جون 2015ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر یہاں بیت السلام کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔

اس بیت میں مردانہ اور خواتین کے نماز کے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں اور ہر ہال کا رقبہ 56 مربع میٹر ہے۔ مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے۔ یہاں 13 گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔

## میئر کا ایڈریس

امیر صاحب کے ایڈریس کے بعد شہر Iserlohn کے میئر Dr. Peter Paul Ahrens نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں سلام پیش کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ چھ سال قبل اس بیت کے قیام کے لئے بات چیت اور کوششوں کا آغاز ہوا۔ شروع شروع میں تمام شہریوں کے ساتھ نشستوں کا اہتمام کیا گیا اور جو بھی تحفظات تھے وہ دور کئے گئے۔ میئر نے چرچز اور دیگر احباب و خواتین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے بیت کے معاملہ کے حوالہ سے مدد کروائی۔

میئر صاحب نے کہا انہیں اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ بیت کی عمارت مکمل ہوگئی ہے اور سب دوبارہ بیت کے افتتاح کے موقعہ پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ بیت کا نام بیت سلام ہے۔ یعنی امن کا گھر اور جماعت احمدیہ کی تعلیم بھی اس بیت کے نام کے مطابق ہے یعنی امن قائم کرنا اور سلامتی پھیلانا۔ جماعت احمدیہ ہمیشہ ہی سب کو خوش آمدید کہتی ہے۔

میئر صاحب نے کہا پہلے ایک امن کا چرچ تو موجود ہی تھا۔اب ہمارے پاس ایک امن کی بیت بھی قائم ہوگئی ہے۔ یہ بیت رواداری، پیار اور محبت کی جگہ ہوگی اور ایسی جگہ جہاں Inter Religious Dialogues منعقد کئے جاسکیں۔

پھر میئر صاحب نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ ایسے پروگرام منعقد کرتی ہے جہاں سب اکٹھے ہوتے ہیں اور سب کو مدعو کیا جاتا ہے۔

آخر پر میئر صاحب نے نیک تمناؤں اور ہمیشہ سے مل جل کر اور خوشی سے رہنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

## کاؤنٹی کمشنر کا ایڈریس

میئر صاحب کے ایڈریس کے بعد کاؤنٹی کمشنر Mr. Thomas Gemke نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے ایک سال قبل بھی یہاں آنے کا موقع ملا تھا اور اس وقت بھی بہت اچھا محسوس ہوا اور آج یہاں دوبارہ آنے کا موقع ملا ہے۔

میں آپ کو کیتھولک چرچ کی طرف سے اور

شہری انتظامیہ کی طرف سے سلام پیش کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ایک سال کے اندر بیت تعمیر کر لی ہے۔

موصوف نے کہا جرمنی میں مذہبی آزادی قائم ہے اور اس طرح ہر مذہب سے تعلق رکھنے والا اپنے مذہب کے مطابق رہ سکتا ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہو کہ سب مذاہب پھر بھی ملک کے قانون کے مطابق رہیں۔

موصوف نے کہا انہیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں اکثر اردو زبان میں بات کی جاتی ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ جرمنی میں رہتے ہوئے جرمن زبان بولیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ انہیں اچھا لگتا ہے کہ جمعہ کا خطبہ جرمن زبان میں بھی دیا جاتا ہے۔

پھر موصوف نے کہا کہ انہیں گزشتہ مرتبہ یہ بات پسند نہیں آئی تھی کہ مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے ہاتھ نہیں ملاتیں۔ لیکن یہ ہماری ثقافت کا ایک حصہ ہے کہ آپس میں ہاتھ ملایا جائے اور Integration کے لئے بھی ضروری ہے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات سے بہت خوشی محسوس ہوتی ہے کہ جماعت خدمت خلق کے میدان میں اتنا زیادہ کام کرتی ہے۔ آپ نے سارے کام وقت پر مکمل کئے ہیں اور مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے احباب و خواتین نے اس بیت کے لئے چندہ دیا ہے۔ آخر پر موصوف نے کہا میں احمدیہ جماعت کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں۔

## حضور انور کا خطاب

اس کے بعد چھ بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامتی سے رکھے۔

یہ (بیت) جس کو تعمیر کر کے آج اس کا افتتاح کر رہے ہیں اس کا نام جیسا کہ بتایا گیا (بیت) سلام ہے اور سلام کا مطلب ہی سلامتی ہے۔...... اگر حقیقی ...... ہیں جب ایک دوسرے کو ملتا ہے غیروں کو بھی ملتا ہے تو ان کو سلام کہتا ہے۔ پس یہ سلام اور سلامتی اور امن اور پیار کا پیغام جو ہے اگر ایک حقیقی ...... اس کی حکمت کو جانے تو کبھی ہو نہیں سکتا کہ وہ کسی کے خلاف کبھی کوئی ایسی حرکت کرے جو اسے بلاوجہ نقصان پہنچانے والی ہو۔ بلکہ بلاوجہ ہی نہیں کسی بھی صورت میں نقصان پہنچانے والی ہو۔

پس یہ ہے (دین) کا خلاصہ۔ اس کو جماعت احمدیہ دنیا میں پھیلاتی ہے ...... اور اگر یہ پیغام ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ چھوٹے معمولی مسائل ایسے ہوں جن کی وجہ سے ہماری آپس میں Understanding نہ ہو سکے یا ایک دوسرے کو سمجھ نہ سکیں۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ یہاں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ دنیا میں بیشمار مذاہب پائے جاتے ہیں اور دنیا اب سفر کی سہولتوں کی وجہ سے، میڈیا کی وجہ سے اتنی قریب ہو چکی ہے کہ ایک شہر کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ صرف یہ قصبہ یا شہر ہی نہیں جہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں بلکہ یہ قربت اب دنیا میں ہر جگہ اتنی ہو چکی ہے کہ ایک دوسرے کی باتیں، ایک دوسرے کے کلچر، ایک دوسرے کے مذاہب کا دنیا کو پتہ چل چکا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بدقسمتی سے بعض ...... گروہوں کے غلط عمل کی وجہ سے (دین) کے بارہ میں جو دنیا کو علم ہوا وہ نہایت شدت پسند ہونے کا ہے جبکہ (دین) جیسا کہ میں نے کہا سلامتی اور امن کا مذہب ہے اور اسی وجہ سے لوگوں میں (دین) کا خوف بھی پیدا ہوا اور یہی وجہ ہے کہ جیسا کہ ہمارے نیشنل امیر صاحب نے کہا کہ یہاں بیت کی اجازت کے لئے بڑا لمبا عرصہ لمبی ڈسکشنز ہوئیں، میٹنگز ہوئیں پھر جا کر کہیں اجازت ملی۔ اس کی یقیناً وجہ یہی ہے کہ ایک عمومی تاثر جو (دین) کے بارہ میں پایا جاتا ہے اس کی وجہ سے لوگوں کو تحفظات تھے۔ باوجود اس کے کہ یہ بھی بتایا گیا یہاں تین مساجد پہلے سے موجود تھیں۔ Reservations کی وجہ ہونی نہیں چاہئے تھی، تحفظات لوگوں کے ہونے نہیں چاہئے تھے لیکن پھر بھی ہوئے۔ اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ شائد ...... نے صحیح طرح (دین) کی حقیقت کو یہاں کے رہنے والے مختلف مذاہب کے لوگوں پر واضح نہیں کیا۔ اگر یہ واضح ہوتا تو ہو نہیں سکتا تھا کہ جو شرافت یہاں کے شہریوں میں ہے وہ کسی بھی طرح ایک (بیت) کے بنانے میں کسی قسم کی روکیں ڈالتے۔ بہرحال میں میئر صاحب کا بھی، یہاں رہنے والے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس (بیت) کے بننے کی اجازت دی ہے اور آج ہم یہ خوبصورت (بیت) یہاں دیکھ رہے ہیں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد جمع ہو کر نہ صرف اپنی نمازیں ادا کریں گے بلکہ دوسری میٹنگز بھی کریں گے جس میں یہاں، جہاں اپنی بہتری کے منصوبے بنائیں گے کہ کس طرح ہم نے اپنے آپ کو بہتر کرنا ہے، کس طرح اپنی اخلاقی حالت کو بہتر کرنا ہے، کس طرح ہم نے اپنے بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دینی ہے وہاں اس طرف بھی سوچیں گے کس طرح ہم نے علاقہ کے لوگوں کی خدمت کرنی ہے۔

بانی جماعت احمدیہ نے اپنی ایک نظم میں بڑا کھل کے واضح فرمایا ہے کہ میرے آنے کا ایک بہت بڑا مقصد دنیا کی خدمت کرنا بھی ہے۔ پس خدمت خلق کرنا ایک بہت اہم کام ہے جو جماعت احمدیہ کے سپرد ہے اور یہ وہ کام ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے بھی ہمیں توجہ دلائی اس کی طرف ہمیں بانی اسلام نے بھی توجہ دلائی۔

اگر (دین) کا خلاصہ یا قرآن کریم کا خلاصہ دو لفظوں میں بیان کرنا ہو تو وہ یہ ہیں کہ بندہ کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا تا کہ وہ اس کی عبادت کرنے والا ہو جس کے لئے عبادت گاہیں بنائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق ہے اور اس میں سب سے بڑھ کر جو انسان ہیں ان کی خدمت کرنا اور ان کے حق ادا کرنا۔ پس جب یہ سوچ ہو تو ہو نہیں سکتا کہ کسی کو کسی قسم کے تحفظات ہوں۔ بہرحال یہ تحفظات لوگوں کے ہیں اور میں سمجھتا ہوں اس میں یقیناً ہماری طرف سے ہی کمی ہوئی ہوگی جس کی وجہ سے لوگوں کو صحیح طور پر (دین) کی تعلیم کا پتہ نہیں چل سکا۔

امیر صاحب نے ایک بات یہ بھی کہی کہ لوگ آج بہت زیادہ ہیں اور اس سے زیادہ شائد آئندہ رش نہ ہو اس لئے ٹریفک کے لحاظ سے لوگوں کو Concern تھا اس کی وجہ سے فکر نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن میری سوچ یہ ہے کہ لوگ اس سے بھی زیادہ ہوں لیکن پھر بھی وہ ایسے لوگ ہوں جو یہاں اس نیت سے آئیں کہ ہم نے کسی بھی لحاظ سے اردگرد کے ماحول کے لئے، لوگوں کے لئے، ہمسائے کے لئے تکلیف کا باعث نہیں بننا۔ اگر ٹریفک کا مسئلہ ہے تو اپنی کاریں کہیں دور Parking میں کھڑی کر کے آئیں تا کہ یہاں صرف وہ مقصد پورا ہو جو عبادت کا مقصد ہے اور وہ مقصد پورا ہو جو لوگوں کے حق ادا کرنے کا مقصد ہے اور خدمت کا مقصد ہے۔ پس یہ سوچ اگر ہو گی تو مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت یہاں بڑھے گی بھی، لوگ زیادہ بھی ہوں گے۔ لیکن اردگرد کے ہمسایوں کو تکلیف نہیں ہو گی۔ ہمسائے کا حق تو اسلام اس حد تک قائم کرتا ہے کہ اگر قرآن کریم کی تفسیر دیکھیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ علاوہ آپ کے گھر کے ساتھ رہنے والا ہمسایہ آپ کے ساتھ کام کرنے والے، سفر کرنے والے بلکہ ایسے لوگ جن سے آپ کی واقفیت ہے وہ سب آپ کے ہمسائے کے زمرہ میں آتے ہیں اور ہمسائیگی کے بارہ میں یہ نہیں کہ محض ایک دو گھر بلکہ بعض وضاحتوں سے ملتا ہے کہ چالیس گھروں تک ہمسائیگی ہوتی ہے۔ اگر اس لحاظ سے دیکھیں تو جماعت احمدیہ کے افراد جو اس شہر میں مختلف جگہوں میں رہتے ہیں اور پھیلے ہوئے ہیں تمام شہر ہی ان کا ہمسایہ ہے اور ہمسائے کے حقوق کے بارہ میں بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بارہ میں اس قدر تاکید کی گئی ہے کہ ایک وقت مجھے یہ بھی خیال ہوا کہ ہمسائے کو جس طرح حقیقی وارث کا حق دیا جاتا ہے وہ حق نہ دے دیا جائے۔ تو اس حد تک (دین) ہمسائیگی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

اس (بیت) کے بننے کے بعد یہاں آنے والے اور عبادت کرنے والے احمدیوں کا فرض ہو گا کہ اس ہمسائیگی کا حق ادا کریں اور کسی بھی صورت میں ہمسائے کے لئے کسی قسم کی تکلیف کا باعث نہ بنیں تا کہ ان لوگوں کو پتہ لگے کہ آپ لوگ جو ہمسائے ہیں (مجھے امید ہے کچھ ہمسائے بھی بیٹھے ہوں گے) کہ احمدی صرف اپنے گھروں کی ہمسائیگی کا حق ادا نہیں کرتے بلکہ اپنی عبادت گاہ کی ہمسائیگی کا بھی حق ادا کرنے والے ہیں اور تعداد بڑھنے کے باوجود زیادہ رش ہونے کے باوجود کسی بھی قسم کا ٹریفک کا مسئلہ یا کسی قسم کے شور شرابہ کے مسئلہ یا لوگوں کے لئے پریشانی کا مسئلہ پیدا نہیں ہو گا۔

میئر صاحب نے بھی خطاب فرمایا اور مجھے بڑی خوشی ہوئی جیسا کہ میں نے کہا کہ (بیت) سلام کے نام کی انہوں نے وضاحت بھی کی۔ اب سلام جو عربی کا لفظ ہے اس کے معنی کا یہاں کے لوگوں کا بھی پتہ لگ گیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جوں جوں اس (بیت) کا تعارف بڑھے گا جس طرح یہاں آنے والے لوگ عبادت کی طرف توجہ کریں گے اور ان کی تعداد بڑھے گی یہ سلامتی کا لفظ مزید ابھر کر لوگوں کے سامنے آئے گا اور اس کے معنی مزید کھل کر لوگوں کو پتہ چلیں گے۔ میں نے جیسا کہ پہلے بھی کہا کہ امن بڑی ضروری چیز ہے اور احمدیوں کا کام ہے کہ معاشرہ کے امن کو قائم کریں۔ جیسا کہ میں نے خلاصہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد اگر بندے ایک دوسرے کے حق ادا کریں تو پھر امن قائم ہوتا ہے۔

کسی نے مجھ سے پوچھا کہ امن کس طرح قائم ہو سکتا ہے اس کی کیا تعریف ہے کس طرح Define کریں گے۔ میں نے کہا میری خیال میں تو امن کی تعریف یہ ہے کہ ہر شخص دوسرے شخص کا حق ادا کرنے والا ہو بجائے اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے دوسرے کو حق دینے والا ہو۔ جب ہر ایک دوسرے کو حق دینے والا ہو گا تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی کسی کا حق غصب کرنے والا ہو۔ کسی کو نقصان پہنچانے والا ہو۔ بلکہ ایسا معاشرہ ہو گا جو حق دینے والا ہو گا اور یہی وہ معاشرہ ہے جو ایک حقیقی ...... کو قائم کرنا چاہئے اور یہی وہ معاشرہ ہے جس سے ہم احمدی ...... سے توقع رکھی جانی چاہئے اور مجھے امید ہے کہ احمدی ...... اس طرح توجہ دیں گے۔

مسٹر تھامس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ ایک سال میں ہم نے جرمنی میں بہت کچھ دیکھا۔ یقیناً یہاں Refugees کی ایک بہت بڑی تعداد اس ملک میں آئی اور اتنی تعداد میں آئے کہ حکومت کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ اسی لئے حکومت نے مختلف تنظیموں کو اور چرچوں کو کہا کہ آپ لوگ اس سلسلہ میں مدد کریں۔ جماعت احمدیہ نے بھی اس کام میں حکومت کی مدد کی اور بغیر کسی لالچ کے یا بغیر کسی فرق کے کی اور یہ ہمارا فرض تھا۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ خدمت خلق کرنا ایک فرض ہے۔

گزشتہ دنوں ہمارا جلسہ سالانہ تھا۔ اس میں بھی مہمانوں کے ساتھ ایک مجلس تھی میں نے وہاں بھی یہی بتایا کہ یہ سال جرمنوں کے لئے Refugees کی وجہ سے بہت اہم سال تھا۔ پہلے ان کے حالات دیکھ کر ان کے ساتھ جو نرم رویہ تھا اب ان کے عمل کی وجہ سے اکثریت کے یا بہت بڑی تعداد کے نظریات

بالکل بدل گئے ہیں جو یہ چاہتے تھے کہ حکومت کی پالیسی صحیح ہے کہ Refugees کو آباد کیا جائے ان میں سے بہتوں نے اب اس بات پر زور دینا شروع کر دیا کہ Refugees کو ہمیں یہاں نہیں آنے دینا چاہئے کیونکہ ان کی وجہ سے بعض واقعات ہوگئے۔ کولون میں واقعہ ہوا، ریلوے سٹیشن پہ واقعات ہوئے اور اس کی وجہ سے جو مقامی جرمن تھے ان کے لئے پریشانی پیدا ہوئی۔ اس لئے میں تو ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں سویڈن میں ایک جگہ میری سیاستدانوں سے بات ہو رہی تھی میں نے یہی کہا کہ جو Refugees ہیں ان کو بھی اپنے فرض کو سمجھنا چاہئے اور اخلاق کا مظاہرہ یہ ہے کہ جب ایک ملک نے ان کو پناہ دی ہے تو اس پناہ کا شکر گزار ہوتے ہوئے اس نظام میں جذب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس ملک کے لئے بہتر حالات پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ امن وامان کے لئے بہتر صورتحال پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور حکومت کو بھی اس حد تک Refugees کا حق ادا کرنا چاہئے جہاں تک ان کے اپنے مقامی لوگوں کے حقوق متاثر نہ ہوتے ہوں۔ اگر مقامی لوگوں کے حقوق متاثر ہونے شروع ہوگئے اور Refugees کو ضرورت سے زیادہ مدد دی جانے لگی اور جرمن Taxpayer کو یہ احساس ہو جائے کہ ہمارے Tax میں سے ہماری رقم میں سے Refugees کو پیسا مل رہا ہے تو پھر رنجشیں بڑھتی ہیں اور جب رنجشیں بڑھتی ہیں تو اس کی وجہ سے ایک دوری پیدا ہوتی ہے بجائے ایک دوسرے کو جذب کرنے کے ایک دوسرے کو سمجھنے کے دوریاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں اور جب دوریاں پیدا ہوتی ہیں تو پھر رنجشیں بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ پس حکومت کا بھی کام ہے کہ اس معاملہ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے دونوں کی طرف توجہ دے اور Refugees جو آرہے ہیں ان کا بھی کام ہے کہ شکر گزاری کے جذبات پیدا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس ملک میں آ کے اس ملک کی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ بجائے اس کے کہ مدد لیں ان کو فوری طور پر ملک کی خدمت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

پھر ایک بات کمشنر صاحب نے یہ کی کہ جرمن بولنی چاہئے۔ مجھے نہیں پتا کہ یہاں جماعت احمدیہ کب سے ہے اور کس عمر کے لوگ یہاں رہتے ہیں۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ جہاں جماعت احمدیہ کو چند سال ہو چکے ہیں وہاں ہمارے نوجوان بھی بچے بھی جرمن بولتے ہیں اور اس حد تک اس جرمن ماحول میں وہ جذب ہو چکے ہیں کہ بعض دفعہ مجھے نوجوانوں کی بات اردو میں سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے کیونکہ وہ جرمن میں جواب دے رہے ہوتے ہیں۔ ہم تو اس حد تک سوسائٹی میں مدغم ہو چکے ہیں اور زبان یقیناً بڑی اچھی چیز ہے۔ جہاں انسان جاتا ہے وہاں کی زبان بولنی چاہئے۔ بلکہ میں جس ملک میں بھی جاتا ہوں وہاں کے لوگوں کو یہ خاص طور پر کہتا ہوں کہ زبان سیکھو اور زبان بولو۔ بلکہ ہمارے مشنریز بعض دفعہ جو پاکستان سے آتے ہیں ان کو زبان میں دقت ہوتی ہے۔ ہر ملک میں میں کہتا ہوں کہ تم نے اپنا جمعہ کا خطبہ مقامی زبان میں دینا ہے تاکہ تمہاری زبان بھی صاف ہو اور لوگوں کو صحیح طرح سمجھ آسکے۔ بس زبان کا جہاں تک سوال ہے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ کسی بھی ملک کے معاشرہ میں جذب ہونے کے لئے وہاں کی زبان آنی چاہئے۔ وہاں کے کلچر کا بھی پتا لگنا چاہئے۔ وہاں کی روایات کا بھی پتا لگنا چاہئے اور یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ یہ انہوں نے بالکل صحیح کہا کہ زبان بولی جانی چاہئے۔ لیکن میری اب تک Observation یہ تھی کہ سوائے پرانے بوڑھے لوگوں کے جن کے لئے زبان سیکھنی ذرا مشکل ہے وہ بھی ٹوٹی پھوٹی جرمن بول لیتے ہیں عموماً ہمارے نوجوان جرمن زبان ہی بولتے ہیں اور ہمارے مشنریز بھی اب تو مشنریز اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے جامعہ احمدیہ میں تیار ہو کے Qualify ہو کے میدان عمل میں آگئے ہیں۔ جب پہلے یہاں مشنری تیار نہیں ہوتے تھے تو باہر سے مشنری آتے تھے۔ جن کو پھر یہاں کی زبان سیکھنی پڑتی تھی۔ لیکن یہاں کے جو نوجوان لڑکے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو مشنری بننے کے لئے پیش کیا اور سات سال جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی ان کی زبان اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے خیال میں بعضوں کی تو بعض مقامی جرمنوں سے بھی زیادہ اچھی زبان ہے کیونکہ زبان کا اس وقت پتا لگتا ہے جب کسی دوسری زبان کے لٹریچر کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور جب ہماری کتابیں ترجمہ ہو کر جرمنوں کو پیش کی جاتی ہیں تو پڑھے لکھے جرمن بہت سارے ایسے ہیں جو زبان دان ہیں وہ اس بات کی تعریف کرتے ہیں کہ بہت اعلیٰ جرمن ترجمہ کیا گیا ہے۔ پس اس لحاظ سے ہم پوری طرح ملک میں Integrate ہوتے ہیں۔

پھر Integration ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جائے وہاں زبان کا تو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ وہاں کی روایات کو بھی سمجھے اور پھر یہ کہ ملک کی بھلائی کے لئے جو بھی اس کی صلاحیتیں ہیں ان کو بھرپور استعمال کرے اور ملک کی ترقی میں حصہ لے کیونکہ اس کے بغیر وہاں کے ملک کا شہری ہونے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ ملک سے وفا کرے۔ (دین) ہمیں اس حد تک ملک سے وفا کرنے کا سکھاتا ہے کہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ ملک سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر ملک سے محبت ایمان کا حصہ ہے ایک حقیقی...... جس کو اس بات پر ایمان ہے کہ ایمان کی تمام شرطیں پوری کئے بغیر وہ اپنے خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ وہ یقیناً اپنے ملک سے محبت کرے گا اور ملک کی خاطر ہر قربانی کرے گا۔ ہمارے احمدی جرمن فوج میں بھی شامل ہیں۔ دوسرے شعبوں میں بھی شامل ہیں۔ ریسرچ میں بھی احمدی بڑا کام کر رہے ہیں اس لئے کہ ملک کی ترقی ہو۔ اس لئے کہ جرمنی کی جو خدمت وہ کر سکتے ہیں وہ کریں۔ کوئی احسان نہیں اس لئے کہ یہ ایک تو ان کے ایمان کا حصہ ہے اور یہ ان کا فرض ہے کہ جرمنی میں رہنے والا ہر وہ شخص جو کہیں سے بھی آیا ہے اور اب جرمن شہری بن چکا ہے وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو ملک کے ساتھ وفا کے تعلق کو قائم رکھتے ہوئے جوڑے اور ملک کی خدمت کرے۔ پس یہ ہے اصل Integration۔ ملک کی ترقی میں حصہ لو اور مکمل وفا کا تعلق رکھو۔

جہاں تک بعض باتوں کا سوال ہے کہ احمدی عورتوں سے سلام نہیں کرتے تو بہت ساری احمدی عورتیں ہیں ان کو بھی شکوہ پیدا ہو سکتا ہے کہ مرد ہم سے کیوں زبردستی سلام کروانا چاہتے ہیں۔ یہ کلچر کی بات نہیں ہے۔ بعض باتیں مذہب سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ سویڈن میں ایک خاتون جرنلسٹ تھیں انہوں نے وہاں مجھ سے سوال کیا وہاں بھی یہ بڑا ایک Issue ہے کہ تم ہاتھ سے مصافحہ نہیں کرتے۔ سلام تو ہم کرتے ہیں ہر ایک کو۔ ہر ایک کو سلامتی بھیجتے ہیں چاہے وہ مرد ہے یا عورت۔ میں نے کہا مصافحہ نہیں کرتے لیکن میں یہ تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم کسی وقت کسی تکلیف میں ہو گی تو میں تمہارے حفاظت کے لئے پہلے آؤں گا بہ نسبت تمہارے کسی قریبی کے۔ بس ہماری یہ تعلیم ہے کہ عورت کے حق ادا کرو۔ (دین) نے تو یہ تعلیم شروع میں ہی دی۔ یورپ میں تو یہ تعلیم کچھ دہائیاں پہلے آئی کہ عورت کا حق ہے کہ اگر مرد اس پر ظلم کرتا ہے تو وہ اس سے طلاق لے لے۔ عورت کا حق ہے کہ اس کو وراثت میں حصہ دیا جائے۔ عورت کا حق ہے کہ اس کو تعلیم حاصل کرنے کی تمام سہولتیں مہیا کی جائیں اور بیشمار حقوق ہیں بلکہ بانی اسلام ﷺ نے فرمایا کہ عورت اپنی بچوں کی تربیت کرتی ہے اس کی وجہ سے وہ بچوں کو جنت میں بھیجتی ہے یا بچوں کو کہا کہ تمہاری جنت تمہاری ماں کے پاؤں کے نیچے ہے باپ کے پاؤں کے نیچے نہیں، ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس لئے کہ عورت کا ایک مقام ہے۔ عورت وہ ہستی ہے جس نے بچے کی پیدائش کی بعد اس کو پالا پوسا بڑا کیا اس کی پرورش کی اس کے لئے قربانی دی اس کی تربیت کی اس کے حق ادا کئے۔ پس یہ عورت کا (دین) میں مقام ہے۔ اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ ہم نے مصافحہ نہیں کیا یا ہاتھ نہیں ملایا تو یہ میرے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں۔ بعض مذہبی روایات ہوتی ہیں تعلیمات ہوتی ہیں جن کو دوسرے کلچر والوں کو بھی قبول کرنا چاہئے۔

اب یہ سوال تو یہاں آ گیا کہ ہم مرد شائد حق ادا نہیں کر رہے لیکن اگر ایک احمدی عورت یہ کہے کہ میں نے مصافحہ نہیں کرنا تو اس کے لئے پھر کیا جواب ہو گا۔ پس یہ دونوں طرف کی چیزیں دیکھنی ہوتی ہیں دراصل حق یہ ہے کہ اگر عورت کو ضرورت ہے تو اس کی حفاظت کی جائے اور اس کو تمام سہولتیں مہیا کی جائیں۔ یہ ہے عورت کا اصل حق ہے اس کو ملنا چاہئے اور بیشمار حقوق ہیں جیسا کہ میں نے بتایا۔ اب یہ بعض مذہبی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ بینن میں امریکہ ایک پروفیسر وہاں آئی ہوئی تھیں سائنس کے Exchange پروگرام میں اور یہودی تھی۔ وہ مجھے ملیں اور انہوں نے مجھے کہا کہ ہمارے یہودیت کے مذہب میں مرد سے مصافحہ جائز نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ بڑی اچھی بات ہے ہم بھی یہ کہتے ہیں نہیں جائز ہے۔ لیکن اگر یہاں کوئی یہودی عورت یہ آکر کہے کہ میں مرد سے مصافحہ نہیں کروں گی یا یہودی مرد کہے ہماری عورتوں سے مصافحہ نہیں کرنا تو بالکل قانون بدل جائے گا۔ قانون ایک ہونا چاہئے۔ فوراً Antisemitism کا قانون لاگو ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ جو قانون رکھنا ہے وہ ایک قانون ہونا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ انصاف سے ایک دوسرے کو سمجھیں۔ بیشک کسی کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچانی چاہئے۔ پہلے اگر بتایا جاتا ہے کہ یہ ہماری تعلیم ہے اور اس تعلیم کے مطابق یہ عمل کرتا ہوں تو میرا نہیں خیال کہ کسی کو جذباتی ٹھیس پہنچتی ہو۔ ہاں اگر جذباتی ٹھیس پہنچتی ہے کسی کو وہ انتہائی غلط ہے اور اس کے لئے ہمیں پہلے سے انتظام کرنا چاہئے اور اگر کسی کو جذباتی ٹھیس پہنچائی ہے تو پھر اس سے معافی بھی مانگنی چاہئے۔ بہرحال اگر اس وجہ سے بعض عورتوں کو جذباتی ٹھیس پہنچی ہے تو میں ان سے معذرت کرتا ہوں اور بعض مردوں کو جو احمدی......نہیں ہیں ہماری کسی احمدی عورت کے ہاتھ نہ ملانے کی وجہ سے جذباتی ٹھیس پہنچی ہے تو میں ان عورتوں کی طرف سے بھی معذرت کرتا ہوں۔ لیکن ہمیں ایک دوسرے کو ضرور سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح ہم دنیا میں امن قائم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح امن کی ویسی فضا پیدا ہو سکتی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہو۔ یہ جو عارضی بعض باتیں ہیں یہ ایسی نہیں ہوتیں جس کی وجہ سے ان کو Issue بنا لیا جائے۔ بہرحال میں امید رکھتا ہوں کہ اس (بیت) بننے کے بعد یہاں کے رہنے والے احمدی (دین) کا صحیح پیغام اس (بیت) کے ذریعہ سے پھیلائیں گے جہاں اپنی عبادتوں کا حق ادا کریں گے وہاں اپنے ہمسایوں کا بھی حق ادا کریں گے اور پہلے سے بڑھ کر کریں گے۔ عورتوں کا بھی حق ادا کریں گے اور مردوں کا بھی حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ ہماری روایت کے مطابق ہم فنکشن کے آخر میں دعا کرتے ہیں۔ اب میں دعا کروں گا جو لوگ احمدی ہیں وہ میرے ساتھ دعا میں شامل ہوں گے جو احمدی نہیں وہ اپنے طور پر جس طرح چاہیں دعا کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں کھانا کھایا۔

اس کے بعد سات بجکر چالیس منٹ پر حضور

انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی مارکی میں تشریف لے آئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت کے احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا۔

اس کے بعد تصاویر کا پروگرام ہوا۔لوکل مجلس عاملہ اور مقامی جماعت کے دیگر عہدیداران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس دوران بچے ایک طرف ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت بچوں کے پاس تشریف لائے اور سب کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

## فرینکفرٹ واپسی

بیت السلام کی اس افتتاحی تقریب کے بعد سات بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت فرینکفرٹ جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

نو بجکر پچاس منٹ پر بیت السبوح میں تشریف آوری ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## مہمانوں کے تاثرات

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا۔بہت سے مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے ان کے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے اور یہ مہمان اس اثر کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

ایک مہمان Mr. Wener نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت شاندار تھا۔انہوں نے فرمایا کہ ہم سب کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔خلیفۃ المسیح نے ہمیں مذہب اور کلچر کے فرق کے بارہ میں بھی بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا۔

میں نے آج سے پہلے کبھی خلیفۃ المسیح کو نہیں دیکھا تھا۔میں تو کہوں گا کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ نے میرے دل پر بہت گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔یہ تو واضح ہے کہ خلیفۃ المسیح جن باتوں کی تلقین کرتے ہیں ان پر خود بھی عمل پیرا ہیں۔

جہاں تک مرد کا عورت کے ساتھ ہاتھ ملانے والے معاملہ کا تعلق ہے تو میرے نزدیک یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔خلیفۃ المسیح نے اس معاملہ کو نہایت خوبصورتی اور عقلی دلیلوں کے ساتھ بیان کیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ مسئلہ لوگوں کے بیچ تضاد ڈالنے کا موجب بنتا ہے۔میں پیشہ کے اعتبار سے ٹیچر ہوں اور بہت سی خواتین میرے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتیں۔میں اس پر برا نہیں مناتا کیونکہ یہ ان کا حق ہے۔خلیفۃ المسیح نے بالکل درست فرمایا کہ اس وقت دنیا میں ہاتھ ملانے سے کہیں زیادہ بڑے مسائل موجود ہیں اس لئے ان چھوٹے چھوٹے مسائل پر لڑنا نہیں چاہئے۔

ایک خاتون Mrs. Angela Platz صاحبہ نے کہا:

مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ خلیفۃ المسیح نے صرف مذہب کے متعلق ہی بات نہیں کی بلکہ معاشرے کے مسائل پر بھی بات کی۔خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ دین تو بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

مجھے خلیفۃ المسیح کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ آپ نے دوسرے مہمانوں کی باتوں کو بھی Quote کیا۔اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خلیفۃ المسیح کی شخصیت میں عاجزی ہے اور آپ دوسروں کو بھی سنتے ہیں۔آپ سوالوں اور تنقید سے بھاگتے نہیں بلکہ آگے بڑھ کر ان سوالوں اور تنقید کا جواب دیتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا: آج میں یہاں آنے سے پہلے کافی خوفزدہ تھی اور جب تک خلیفۃ المسیح سٹیج پر نہیں آئے اور اپنی تقریر نہیں شروع کی اس وقت تک میں خوف سے کانپ رہی تھی۔لیکن جونہی خلیفۃ المسیح نے اپنی بات شروع کی میرا خوف جاتا رہا اور میرا دل پگھل گیا۔مجھے اندازہ ہوا کہ خلیفۃ المسیح کوئی ایسی شخصیت نہیں ہیں جن سے ڈرا جائے اور نہ ہی دین کوئی ایسا مذہب ہے کہ جس سے ڈرا جائے۔

ایک مہمان خاتون Mrs. Goebel صاحبہ نے کہا:

آج میں نے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے دین کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔دین کے بارہ میں یہ باتیں میرے لئے باعث حیرت تھیں۔خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ امن کے قیام کی کنجی اسی بات میں ہے کہ آپ کی توجہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف ہو نہ کہ اپنے حقوق کے مطالبہ کی طرف اور یہی (دینی) تعلیم ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک قابل تقلید تعلیم ہے۔

مجھے خلیفۃ المسیح کی یہ بات بھی بہت اچھی لگی کہ انہوں نے فرمایا کہ یہاں پر موجود (احمدیوں) کو جرمن زبان سیکھنی چاہئے۔اکثر ...... مذہبی لیڈر یہ باتیں نہیں کہتے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ خلیفۃ المسیح Integration کرنے میں سنجیدہ ہیں۔خلیفۃ المسیح کا یہ فرمانا بھی تسلی کا باعث تھا کہ (احمدیوں) کو اس قوم کی ترقی کے لئے کام کرنا چاہئے جس میں وہ رہتے ہیں اور اس ملک سے وفاداری کرنا (دین) کا حصہ ہے۔

جہاں تک عورت کا مرد سے ہاتھ ملانے کا تعلق ہے تو اس بارے میں میں کہنا چاہتی ہوں کہ چند سال قبل میں روس گئی جہاں بعض مقامی لوگوں نے جو مسلمان بھی نہیں تھے میرے ساتھ ہاتھ نہیں ملایا۔پہلے تو مجھے بڑا ملال محسوس ہوا لیکن بعد ازاں مجھے پتہ چلا کہ یہ ان لوگوں کے رسم و رواج ہیں ورنہ یہ لوگ دوسروں کے ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔خلیفۃ المسیح نے یہی فرمایا کہ وہ عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتے لیکن جہاں کہیں عورت کو تحفظ کی ضرورت ہوگی وہ عورت کی حفاظت کرنے والوں میں سب سے آگے ہوں گے۔میرے خیال میں اس قسم کے مسائل صرف تفرقہ ہی ڈالتے ہیں۔اس لئے ان مسائل کو کھول کر بیان کرنا چاہئے اور خلیفۃ المسیح نے یہ مسائل نہایت وضاحت اور عقلی دلائل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔

ایک اور جرمن مہمان نے کہا:

مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی کہ خلیفۃ المسیح نے عورت اور مرد کے ہاتھ ملانے والے معاملہ کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔آپ کا خطاب سننا میرے لئے باعث عزت تھا۔خلیفۃ المسیح کے دلائل کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

یہ ہمارے معاشرے کے لئے کوئی عام بات نہیں کہ ...... مرد عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے لیکن خلیفۃ المسیح نے بالکل درست فرمایا ہے کہ ایک امن پسند اور Tolerant معاشرہ میں ہمیں ایک دوسرے کے عقائد کا خیال رکھنا چاہئے۔

ایک مہمان Sebastian Koch صاحب نے کہا:

آج میں نے دیکھا کہ دین دوسروں کو برداشت کرنے والا اور انہیں خوش آمدید کہنے والا مذہب ہے۔دین تنگ ذہنی کا مذہب نہیں بلکہ ایک کھلا مذہب ہے۔

آپ کے خلیفہ نے نہایت زبردست خطاب کیا۔میں نے دیکھا کہ خلیفۃ المسیح ہمارے ساتھ عزت سے پیش آئے اور باوجود اس کے کہ ہم ...... نہیں ہمیں بطور ایک انسان کے اہمیت دیتے ہیں۔

آپ نے بڑی کھلی باتیں کی ہیں مگر نہایت پیار اور محبت کے ساتھ۔خلیفۃ المسیح نے بالکل درست کہا کہ مذہب اور کلچر کے درمیان فرق ہے۔پہلے میں ...... سے اتفاق نہیں کرتا تھا کہ وہ مخالف جنس کے ساتھ ہاتھ نہیں ملاتے لیکن اب میں خلیفۃ المسیح سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ ...... کا حق ہے۔میں خلیفۃ المسیح کی اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ عورتوں کو زبردستی ہاتھ ملانے پر مجبور نہیں کرنا چاہئے۔

خلیفۃ المسیح کی تقریر کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں کو بنیاد بنا کر تفرقہ نہیں ڈالنا چاہئے اور میں خلیفۃ المسیح کی اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔

ایک خاتون مہمان Mrs. Iris Van Der Meer صاحبہ نے کہا:

میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے نہایت متاثر ہوئی ہوں۔خلیفۃ المسیح کی باتیں حکمت کی باتیں تھیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفۃ المسیح ایک روحانی شخصیت ہیں۔آجکل کے اس دور میں خلیفۃ المسیح جتنا عظیم لیڈر عام لوگوں کے ساتھ مل جل کر نہیں بیٹھتا۔اس لئے میں خلیفۃ المسیح سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

ایک مہمان Thomas Genke صاحب نے عورت اور مرد کے ہاتھ نہ ملانے پر اپنے ایڈریس میں کافی تنقید کی تھی۔موصوف نے جب حضور انور کا خطاب سنا تو کہنے لگے:

خلیفۃ المسیح نے میری تنقید کے جواب میں جو نکات بیان فرمائے ہیں میں ان کو سراہتا ہوں۔خلیفۃ المسیح نے بڑی وضاحت اور حوصلہ کے ساتھ میری باتوں کا جواب دیا اور اپنے عقیدہ کا دفاع کیا۔میں بہت خوش ہوں کہ خلیفۃ المسیح نے میری باتوں کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ عقلی دلائل کے ساتھ جواب دیا۔

ایک خاتون Mrs. Espeloer صاحبہ Mr. Genke صاحب کے ساتھ آئی تھیں جنہوں نے عورت اور مرد کے مصافحہ کرنے کا مسئلہ اٹھایا تھا۔موصوفہ نے کہا:

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ خلیفۃ المسیح نے Mr. Genke کی طرف سے اٹھائے گئے تمام سوالات کا جواب دیا۔گزشتہ سال مجھے جب دعوت نامہ دیا گیا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ احمدی مرد عورتوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملائیں گے۔یہ پڑھ کر مجھے شدید دکھ ہوا تھا۔لیکن آج جس طرح خلیفۃ المسیح نے ہاتھ ملانے کے حوالہ سے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے مجھے خط بھجوانے سے پہلے بتا دیتے تو مجھے اسی وقت سمجھ آجاتی۔گوکہ میرا ماننا ہے کہ عورت مرد کے ساتھ ہاتھ ملا سکتے ہیں لیکن خلیفۃ المسیح کے خطاب نے میرا یہ نظریہ تبدیل کر دیا ہے کہ ہمیں اپنے رسوم و رواج دوسروں پر زبردستی نہیں ٹھونسنے چاہئیں اور دوسروں کے عقائد اور نظریات کا خیال رکھنا چاہئے۔

ایک مہمان Mr. Rudolfremishc صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کے خطاب نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔میں خلیفہ کی تقریر کے ہر لفظ سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ حقیقی Integration کیا ہوتی ہے۔حقیقی Integration یہی ہے کہ دوسروں کے حقوق ادا کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر امن کے ساتھ رہیں اور یہی (دین) کی بنیادی تعلیم ہے۔

ایک مہمان خاتون Mrs. Lidaaremisch صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت ہی شاندار تھا۔

باقی صفحہ 7 پر

## وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

### مسل نمبر 124271 میں ماہر ندیم

ولد ندیم ارشد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ عبداللہ مالک ضلع و ملک Sheikhupura,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقدی 1 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ماہر ندیم گواہ شد نمبر 1۔ حماد منصور ولد منصور احمد قریشی گواہ شد نمبر 2۔ رانا خالد محمود ولد غفور احمد

### مسل نمبر 124272 میں بشریٰ کمال

زوجہ کمال احمد پال قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن-138 ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 50 ہزار روپے (2) زیور پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ کمال گواہ شد نمبر 1۔ کمال احمد پال ولد جمیل احمد پال گواہ شد نمبر 2۔ جمیل احمد پال ولد فیروز الدین پال مرحوم

### مسل نمبر 124273 میں عبدالمالک

ولد عبدالخالق قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شکور پارک ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 جولائی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 1 ایکڑ 8 لاکھ روپے (2) مکان شئیر 1.5 کنال 6 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالمالک گواہ شد نمبر 1۔ وحید احمد ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد باجوہ ولد ریاض احمد باجوہ

### مسل نمبر 124274 میں مالک بن نعمان

ولد نعمان احمد قوم ہندل جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شکور پارک مکان نمبر 26 ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مالک بن نعمان گواہ شد نمبر 1۔ وحید اسلم ولد محمد اسلم گواہ شد نمبر 2۔ طارق محمود ولد ظفر اللہ خان

### مسل نمبر 124275 میں فارعہ اقبال

بنت حافظ پرویز اقبال قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن-73 شکور پارک ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فارعہ اقبال گواہ شد نمبر 1۔ حافظ سرمد اقبال ولد حافظ پرویز اقبال گواہ شد نمبر 2۔ محمد اشرف طاہر ولد محمد اسحاق انور

### مسل نمبر 124276 میں افتخار علی

ولد ناظر علی قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Shahdhra Twon ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 3 مرلہ 20 لاکھ روپے (2) زرعی زمین 1 ایکڑ 6 کنال پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 14 ہزار روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ افتخار علی گواہ شد نمبر 1۔ محمد اختر ولد خوشی محمد گواہ شد نمبر 2۔ چوہدری تنویر احمد ولد چوہدری محمد صدیق

### مسل نمبر 124277 میں علینہ خان

بنت مبارک خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/اپریل 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ علینہ خان گواہ شد نمبر 1۔ مبارک احمد ولد مقصود احمد گواہ شد نمبر 2۔ مبارک خان ولد ناظر خان

### مسل نمبر 124278 میں رضیہ مبارک

زوجہ مبارک خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/اپریل 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 3 مرلہ 6 لاکھ روپے (2) حق مہر ادیئگی 700 روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رضیہ مبارک گواہ شد نمبر 1۔ مبارک احمد ولد مقصود احمد گواہ شد نمبر 2۔ مبارک خان ولد ناظر خان

### مسل نمبر 124279 میں سرمد احمد مانگٹ

ولد محمد اکرم مانگٹ قوم جٹ پیشہ طاب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سرمد احمد مانگٹ گواہ شد نمبر 1۔ محمد اکرم مانگٹ ولد خوشی محمد مانگٹ گواہ شد نمبر 2 شیخ اعجاز احمد ولد شیخ محمد شفیع

### مسل نمبر 124280 میں حماد احمد مانگٹ

ولد محمد اکرم مانگٹ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 مارچ 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حماد احمد مانگٹ گواہ شد نمبر 1۔ محمد اکرم مانگٹ ولد خوشی محمد مانگٹ گواہ شد نمبر 2۔ شیخ اعجاز احمد ولد شیخ محمد شفیع

### مسل نمبر 124281 میں رانا طاہر احمد

ولد چوہدری کرامت اللہ خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمتیں عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 5 ایکڑ 30 لاکھ روپے (2) نقدی 30 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 16 ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا طاہر احمد گواہ شد نمبر 1۔ عبدالواسع ولد رانا عبدالسلام خاں گواہ شد نمبر 2۔ عبدالرفع رانا عبدالواسع رانا

### مسل نمبر 124282 میں رمیزہ وقاص

زوجہ وقاص حمید قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 مارچ 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 11 تولہ 4 لاکھ 84 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رمیزہ وقاص گواہ شد نمبر 1۔ وقاص حمید ولد حمید احمد بھٹی گواہ شد نمبر 2۔ وسیم احمد محمود بٹ ولد شفیق احمد بٹ

### مسل نمبر 124283 میں خواجہ عبدالمومن

ولد خواجہ عبدالسلام قوم مغل پیشہ پرائیوٹ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپورسٹی ضلع و ملک میرپور آزاد کشمیر پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 7.25 کنال 10 لاکھ روپے (2) گاڑی Coure Mode 5 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خواجہ عبدالمومن گواہ شد نمبر 1۔ کاشف محمود عابد ولد محمود احمد گواہ شد نمبر 2۔ میاں عبدالرزاق رازی ولد صوفی عبدالحمید احمد

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ** اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

## تقریب آمین

مکرمہ مبارکہ جواد صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ جواد احمد بٹ صاحب استاد مدرستہ الحفظ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے جاذب احمد بٹ عمر 7 سال کی تقریب آمین کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ میں مورخہ 25 ستمبر 2016ء کو منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے بچے سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم شمشاد احمد بٹ صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم نذیر احمد گورایہ صاحب بیوت الحمد کالونی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کے علوم و انوار سے بہرہ مند ہونے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم فیض الحق صاحب شالی چھاؤنی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے ہسپتال میں داخل ہیں ان کا بخار ختم نہیں ہو رہا۔ مورخہ 3۔اکتوبر 2016ء کو ان کے پیٹ کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

## اعلان دارالقضاء

(مکرم مظفر احمد خالد صاحب ترکہ مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب)

مکرم مظفر احمد خالد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم خواجہ مبارک احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 22 بلاک نمبر 6-A محلّہ دارالرحمت برقبہ 17 مرلہ 194 مربع فٹ میں سے 8 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

### تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ عائشہ پروین صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ لبنیٰ نعیم صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ عابدہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم مظفر احمد خالد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

## مسرور والی بال لیگ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو حلقہ دارالرحمت شرقی بشیر کے زیرانتظام 30 ؍اگست تا 30 ستمبر 2016ء پہلی مسرور والی بال لیگ کروانے کی توفیق ملی۔ اس لیگ کیلئے رحمت الف اور ب بلاکس کے خدام کے علاوہ دیگر حلقہ جات سے بہتر والی بال کھیلنے والے خدام کے نام جمع کئے گئے۔ اور 8 ٹیمیں بنائی گئیں۔ ہر ٹیم میں 5 کھلاڑی رحمت بلاکس اور 3 کھلاڑی دیگر حلقہ جات سے شامل کئے گئے۔ مورخہ 30 ؍اگست کو مکرم ایڈیشنل مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کے ساتھ لیگ کا افتتاح کیا۔ لیگ میں شامل 8 ٹیموں کے مابین سنگل لیگ کی بنیاد پر میچز ہوئے۔ پھر ٹاپ 4 ٹیمز کے مابین Play-off مقابلے ہوئے۔

30 ستمبر کو فائنل میچ میں ٹیم ناصر نے ٹیم مسرور کے خلاف کامیابی حاصل کی۔ فائنل میچ اور تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ناصر محمود طاہر صاحب ناظم صحت جسمانی نے رپورٹ پیش کی۔ محترم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے، نصائح کیں اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ تمام مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

## سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری انور احمد گھمن صاحب ولد مکرم فیض احمد گھمن صاحب ایک لمبی بیماری کے بعد 22-اگست 2016ء کو لاہور میں 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مورخہ 23۔اگست کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں روکوپر کے مقام پر قائم ہونے والے پہلے احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل کے طور پر 10 سال پوری جانفشانی، محبت اور اخلاص کے ساتھ بے لوث خدمت کی توفیق ملی۔ سکول کیلئے زمین حاصل کرنا، Bush صاف کروانا اور عمارت تعمیر کرنے کا ابتدائی کام ان کے زمانہ میں انجام پایا۔ روکوپر کی مقامی احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر میں آپ کو بھی مالی معاونت کی توفیق ملی۔ 6- ستمبر 1975ء کو آپ کی شادی محترمہ امۃ الودود صاحبہ سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیاں نادیہ، رابعہ، سامعہ، آمنہ اور ایک بیٹا بلال احمد گھمن عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب بچے شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔

مرحوم کی اہلیہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے اس گہرے صدمہ کے موقع پر گھر آ کر یا بذریعہ فون و فیکس اظہارِ افسوس کیا۔ اس دکھ کی گھڑی میں ان سب افراد کی ڈھارس اور حوصلہ خاندان کے افراد کی دلجوئی کا باعث بنا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں قائم رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرمہ ثریا لطیف صاحبہ نارتھ کراچی تحریر کرتی ہیں کہ میرے شوہر مکرم لطیف الرحمٰن سنوری صاحب آف رومی ٹریولز کراچی مورخہ 23 ؍اگست 2016ء کو کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ 24 ؍اگست کو مکرم سلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نارتھ کراچی نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم میجر لطیف اکبر صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم شریف النفس، محنتی، جماعت کے وفادار، خلافت سے عقیدت اور احترام کا تعلق رکھنے والے تھے۔ حلقہ نارتھ کراچی کا قیام 1983ء میں عمل میں آیا۔ اس کے قیام کیلئے مرحوم کی مخلصانہ کوشش شامل رہی۔ آپ اس کے بانی صدر مقرر ہوئے اور 1989ء تک اس عہدہ پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1990-91ء میں حلقہ کی بیت الحبیب کی تعمیر میں نمایاں مالی خدمت اور عملی طور پر کوششوں کی توفیق ملی۔ چندہ جات میں دل کھول کر مالی قربانی کی توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ لطیف صاحب بہت ہی محبت اور خیال رکھنے والے شوہر اور بچوں سے پیار اور شفقت بھرا سلوک کرنے والے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ میرا رب ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

## بقیہ از صفحہ 6: رپورٹ دورہ جرمنی

میں نے ہمسایوں کے حوالہ ایسی زبردست تعلیم پہلے کبھی نہیں سنی۔ اگر ہر ایک اپنے ہمسائے کے حقوق ادا کرنا شروع کر دے جیسا کہ خلیفۃ المسیح نے فرمایا تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔

خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرو۔ یقیناً یہی امن کی مکمل تعریف ہوسکتی ہے۔

مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ خلیفۃ المسیح نے ہاتھ ملانے کے حوالہ سے بھی بات کی۔ ضروری نہیں کہ اس کمرہ میں موجود ہر شخص نے خلیفۃ المسیح کی باتوں سے اتفاق کیا ہو لیکن میں مکمل طور پر خلیفۃ المسیح کی باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ ہمیں دوسروں کی خوبیوں کو سراہنا چاہئے۔ یہی بات میں نے آج خلیفۃ المسیح سے سیکھی ہے کہ Integration کے لئے دونوں طرف سے مفاہمت کا ہونا ضروری امر ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ......سور کا گوشت نہیں کھاتے۔ اس لئے اگر میں ......کو اپنے گھر مدعو کروں گی تو ان کے لئے کوئی اور گوشت بناؤں گی۔ یہ تو بنیادی سی بات ہے۔ اسی طرح اگر......مرد میرے ساتھ ہاتھ ملانا نہیں چاہتے تو میں کیوں زبردستی انہیں ہاتھ ملانے پر مجبور کروں۔

ایک مہمان Ulrich Thor صاحب نے کہا:

میں (بیت الذکر) کا قریب ترین ہمسایہ ہوں اس لئے میں دین میں ہمسایوں کے حقوق کے حوالہ سے جان کر بہت خوش ہوا ہوں اور اب مجھے اس (بیت الذکر) کے حوالہ سے کسی قسم کے کوئی خدشات نہیں ہیں۔ اب میں اس احساس کے ساتھ واپس گھر جاؤں گا کہ مجھے (بیت) سے کوئی خطرہ نہیں ہے اور مجھے خوشی ہے کہ یہاں (بیت) تعمیر ہوئی ہے۔

مجھے آج پتہ چلا ہے کہ آج اس دنیا میں موجود مسائل ......کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ بعض شدت پسندوں کی وجہ سے ہیں جو ہمیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور ان کا تعلق مذہب کے ساتھ نہیں ہے۔

پروٹسٹنٹ چرچ کے پادری Paul Gerhard Zywitz صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خدا کی عبادت اور ہمسایوں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

Anke Weidendahl کا تعلق بچوں اور نوجوانوں کے امور کے بارہ میں قائم شدہ ادارے سے ہے۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح اور جماعت کے افراد کے مابین ایک قربت ہے جو واضح نظر آتی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے ایک چھوٹی سی جماعت کیلئے اپنا وقت نکالا حالانکہ جماعت کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ اگر کسی چھوٹے سے گرجا کا افتتاح ہو تو پوپ کبھی وہاں نہیں آئے گا۔ لیکن آج خلیفۃ المسیح ایک ایسی جماعت میں تشریف لائے جس کی کل تعداد صرف 110 ہے۔

Mrs. Schroter صاحبہ کا تعلق بھی بچوں اور نوجوانوں کے ایک ادارے سے ہے۔ موصوفہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ خلیفۃ المسیح نے فی البدیہہ تقریر کی ہے اور مختلف مضامین کے متعلق خوب روشنی ڈالی ہے۔ حضور نے اپنی تقریر میں جو جوابات دیئے ان کا مقصد اگلے بندے کا منہ بند کرنا نہیں تھا بلکہ دوسروں کو پُرحکمت دلائل سے قائل کرنا تھا۔

خلیفۃ المسیح ایک باپ کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے حساس ترین مسائل کے بارہ میں بات کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ آپ نے لوگوں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے کہ اتنی بڑی شخصیت ہونے کے باوجود عام لوگوں سے معذرت کی۔

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### 12۔اکتوبر2016ء

| | |
|---|---|
| 12:25 am | خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر2016ء (عربی ترجمہ) |
| 1:30 am | The Bigger Picture |
| 2:30 am | آسٹریلین سروس |
| 3:00 am | فیتھ میٹرز |
| 3:55 am | سوال و جواب |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:15 am | تلاوت قرآن کریم |
| 5:25 am | درس |
| 5:40 am | یسرنا القرآن |
| 6:15 am | گلشن وقف نو |
| 7:20 am | حضرت امام حسینؓ کی حیات مبارکہ پرایک نظر |
| 7:55 am | منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود |
| 8:25 am | سٹوری ٹائم |
| 8:45 am | اسلامی اصول کی فلاسفی |
| 9:05 am | نورِ مصطفویؐ |
| 9:25 am | آسٹریلین سروس |
| 9:50 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم |
| 11:15 am | آؤ حسن یار کی باتیں کریں |
| 11:30 am | حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے افتتاحی خطاب 16۔اگست 2009ء |
| 1:15 pm | The Bigger Picture |
| 2:00 pm | اردو سوال و جواب 3دسمبر1995ء |
| 3:00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:05 pm | خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر2016ء (سواحلی ترجمہ) |
| 5:10 pm | تلاوت قرآن کریم |
| 5:25 pm | الترتیل |
| 6:00 pm | خطبہ جمعہ یکم اکتوبر2010ء |
| 7:00 pm | Shotter Shondhane |
| 8:05 pm | دینی و فقہی مسائل |
| 8:40 pm | کڈز ٹائم |
| 9:15 pm | فیتھ میٹرز |
| 10:20 pm | الترتیل |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:20 pm | حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے افتتاحی خطاب |


فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل: 0333-6707165


## مولی کے طبی فوائد

مولی جسے سلاد کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے، دراصل پودے کی جڑ ہے۔اس کا ذائقہ کچھ تیز، تیکھا یا کسی قدر مٹھاس لئے ہوئے ہوتا ہے جبکہ اس میں رس کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے۔اسے کچا یا پکا کر یا اچار کی صورت میں بھی کھایا جاتا ہے۔اس کے پتوں میں جڑ کی نسبت زیادہ وٹامن سی ہوتا ہے۔مولی کے بیج سے نکالا جانے والا تیل بھی طبی مقاصد میں استعمال ہوتا ہے۔مختلف امراض میں مولی کے فوائد حسب ذیل ہیں۔

### یرقان

جگر اور معدے کیلئے مولی کی افادیت مسلّم ہے اور اس میں خون صاف کرنے کی خوبی بھی پائی جاتی ہے۔مولی یرقان یا پیلیا (Jaundice) میں خون سے Bilirubin کو خارج کر کے اس کی پیداوار کو کنٹرول کرتی ہے۔یرقان کے دوران خون کے سرخ خلیات کی تباہی کو روک کر خون میں زیادہ آکسیجن کی فراہمی یقینی بناتی ہے۔پیلیا میں مولی کے پتوں کا عرق اور خاص طور پر سیاہ مولی زیادہ مفید رہتی ہے۔

### قبض، بواسیر

مولی میں ایسے کاربوہائیڈریٹس ہوتے ہیں۔جس سے کھانا ہضم کرنے میں مدد ملتی ہے۔جسم میں پانی دیر تک رکا رہتا ہے جس سے قبض نہیں ہوتی اور نتیجتاً بواسیر کی تکلیف بھی نہیں ہوتی۔چونکہ اس میں خون کو صاف کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے بواسیر کے زخم بھی جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

### پیشاب کی تکالیف

مولی میں پیشاب آور خوبیاں ہوتی ہیں۔مولی کا جوس پینے سے پیشاب کے دوران سوزش اور جلن کا احساس کم ہو جاتا ہے۔یہ گردوں کی بھی صفائی کرتی ہے اس سے گردے اور پیشاب کی نالیوں کے انفیکشن سے بچت ہو جاتی ہے۔گردے انفیکشن سے محفوظ اور صحت مند رہتے ہیں۔

### جلدی امراض

مولی میں موجود وٹامن سی، فاسفورس، زنک اور وٹامن بی کمپلیکس کے بعض اجزاء کی موجودگی سے جلد پر اس کے اچھے اثرات پڑتے ہیں۔مولی میں موجود پانی جلد کی نمی کو برقرار رکھتا ہے۔جلد کے خشک ہونے، پھٹنے اور کٹنے کی شکایت رفع کرنے میں بھی مولی سے مدد ملتی ہے۔

### دمہ

کھانسی، نزلہ، زکام کی وجہ سے اگر بلغمی مواد ناک، حلق، ہوائی نالی اور پھیپھڑے میں جمع ہو جائے تو مولی کھانے سے اس کے اخراج میں مدد ملتی ہے۔چونکہ اس میں جراثیم کش خوبیاں اور وٹامنز ہوتے ہیں، اس لئے سانس کے نظام میں انفیکشن سے بچاؤ ممکن ہوتا ہے۔

(روزنامہ اخبار اعظم 31اگست2016ء)

## تاریخ عالم 8۔اکتوبر

☆ آج ایران میں بچوں کا دن ہے۔

☆ **1897ء**: اخبار الحکم کا اجراء ہوا۔آغاز میں امرتسر سے اشاعت ہوتی رہی۔

☆ **1904ء**: حضرت اقدس مسیح موعود مولوی کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور میں ایک عدالت میں موجود تھے۔

☆ **1860ء**: امریکہ میں لاس اینجلس اور سان فرانسسکو کے درمیان ٹیلی گراف سروس کا آغاز ہوا۔

☆ **1962ء**: شمالی افریقہ کا ملک الجیریا اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

☆ **1967ء**: گوریلا جنگ میں معروف نام ”چے گویرا“ کو اس کے ساتھیوں سمیت جنوبی امریکہ کے ملک بولیویا میں گرفتار کر لیا گیا۔

☆ **2005ء**: پاکستان کے شمال میں تباہ کن زلزلہ آیا جس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق 80 ہزار اموات ہوئیں۔زخمیوں کی تعداد بے شمار تھی جبکہ آناً فاناً قریباً تین لاکھ سے زیادہ لوگ بے گھر ہو گئے۔

☆ **2007ء**: بنگلہ دیش کے شہر کھلنا میں جماعت احمدیہ کی بیت الذکر میں ہونے والے دھماکہ میں 8احمدی شہید ہو گئے جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

☆..........☆..........☆


اعلیٰ کوالٹی — مناسب دام
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
سرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ 03356749172

مردانہ+گل احمد+الکرم+نشاط اور جنجل
لیڈیز تمام برانڈ اور جنجل دستیاب ہے۔
کامدار ورائٹی۔لہنگا۔فراک۔ساڑھی دستیاب ہے
نیز کامدار ورائٹی آرڈر پر تیار کی جاتی ہے۔
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک ربوہ
رابطہ نمبر: 0333-9793375

ایکسپریس کوریئر سروس
دنیا بھر میں چھوٹے بڑے پارسل اور کاغذات بھجوانے پر
کم ریٹس میں تیز ترین ڈیلیوری کی سہولت FEDEX اور DHL کے ذریعہ 72 گھنٹے میں ڈیلیوری کی سہولت
یو کے تین دن اور جرمنی پانچ دن میں ڈیلیوری
گھر سے سامان پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
نزد MCB بنک بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ
فون: 0476214955,0476214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213


## ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 8/اکتوبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 4:45 |
| طلوع آفتاب | 6:04 |
| زوال آفتاب | 11:56 |
| غروب آفتاب | 5:48 |
| زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت | 35 سنٹی گریڈ |
| کم سے کم درجہ حرارت | 22 سنٹی گریڈ |

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### 8۔اکتوبر2016ء

| | |
|---|---|
| 1:30 am | جلسہ سالانہ کینیڈا2016ء براہ راست کارروائی |
| 2:00 am | خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر2016ء |
| 3:30 am | جلسہ سالانہ کینیڈا2016ء ڈاکومنٹری، سٹوڈیو پیشکش، نظم Live |
| 6:30 pm | جلسہ سالانہ کینیڈا اسٹوڈیو پیشکش ڈاکومنٹری، نظم Live |
| 7:00 pm | جلسہ سالانہ کینیڈا2016ء براہ راست کارروائی |
| 8:45 pm | جلسہ سالانہ کینیڈا حضور انور کا لجنہ سے براہ راست خطاب |
| 11:00 pm | جلسہ سالانہ کینیڈا2016ء کی براہ راست کارروائی |


احباب جماعت کو عید الاضحیٰ مبارک ہو
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.


FR-10